فضائل درود

و

خراج عقیدت

ببارگاہ

حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمۃ

بنام

کاوش نازیہ

ازقلم

مبلغہ وعالمہ وفاضلہ سیدہ نازیہ قادری

خطیبہ نٹراج اپارٹمنٹ، ورسوا، اندھیری

امیرسنی جماعت اصلاحی تحریک

نام کتاب..........کاوش نازیہ

نام مؤلف..........مبلغہ وعالمہ وفاضلہ سیدہ نازیہ صابری

سن اشاعت.........ربیع الغوث ۱۴۳۳ھ مطابق مارچ ۲۰۱۲ء

تعداد.................۳۰

کمپوزنگ.........مولانا محمد ارشاد احمد مصباحی برکاتی ہیڈ آف کمپیوٹر اینڈ انگلش ڈپارٹمنٹ دارالعلوم مخدومیہ، اوشیورہ برج، جوگیشوری، ممبئی

ناشر...............ریاض احمد برکاتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

(سورہ احزاب)

بارگاہ حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ

کاوش نازیہ

بفیض کرم: پیرومرشد واستاذ محترم حضرت علامہ مفتی

قاری **شریف احمد** صاحب قادری رضوی اشرفی

فاضل منظر اسلام بریلی شریف

و

خطیب وامام نور مسجد رابوڑی، تھانہ

شرف انتساب

پنجتن پاک

پیارے آقا حضور تاجدار مدینہ علیہ التحیۃ والثناء وسیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد رسول اللہ ﷺ وحضرت علی رضی اللہ عنہ وحضرت امام حسن رضی اللہ عنہ وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

اور

حضور انوار المشایخ سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمۃ والرضوان

جنہوں نے ملت اسلامیہ کا درد محسوس کرتے ہوئے نہ صرف لڑکوں کے لئے بلکہ لڑکیوں کے لئے بھی شاندار عالیشان مدرسہ بنام کنیزان فاطمہ زہرا تعمیر فرمایا اور وہاں ان کے رہنے کا بھی معقول انتظام وانصرام فرمایا۔ جہاں سیکڑوں کی تعداد میں آج بھی ان کے فیوض وبرکات اور علوم وفنون سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ وہیں اس فقیر نے بھی اکتساب فیض کیا اور علم کے کچھ چھینٹے اپنے خالی دامن میں بھر کر اپنے قلوب واذہان کو آشنائے علم بنایا۔

اور

وہ نفوس قدسیہ

جنہوں نے دنیا میں رہتے ہوئے اہل بیت سے محبت کی اور ان کی محبت میں ہی دنیا سے وفات پائی۔

مبلغہ وعالمہ سیدہ نازیہ قادری

تقریظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کی رشد وہدایت میں صوفیائے کرام ومشائخ عظام کا نمایاں کردار رہا ہے۔ایک عام آدمی جب کبھی اپنے اسلاف کی سیرت وسوانح کو پڑھتا ہے تو اس کے اندر بھی عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اسی سانچے میں ڈھلنے کی کوشش کرتا ہے۔دور حاضر میں ایک عظیم دینی وروحانی شخصیت حضرت انوار المشائخ سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کی ہے،جنہوں نے اپنے کردار وعمل کے مفید وکار آمد نقوش چھوڑے ہیں۔جنھیں محترمہ عالمہ فاضلہ سیدہ نازیہ قادری نے یکجا کیا ہے۔فقیر راقم الحروف نے دیکھا اور مسرور ہوا۔

مولیٰ تعالیٰ محترمہ کی کوشش کو قبول فرمائے اور انھیں فیضان شہید راہ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ سے مستفیض فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

احقر العباد

منظور احمد یار علوی

استاذ دار العلوم اہلسنت برکاتیہ،جوگیشوری،ممبئی

و

خطیب وامام درگاہ مسجد ورسوا،اندھیری،ممبئی

احوال واقعی

ایمان کا دارومدار عشق رسول ﷺ پر ہے۔ حضور ﷺ سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے نسبت رکھنے والی ہر شئے سے محبت کرنا: جیسے قرآن مجید، سنت رسول ﷺ، اہل بیت اطہار، صحابۂ کرام، خلفائے راشدین، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور ازواج مطہرات سے محبت کرنا۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ محبت رسول ﷺ ہی اصل ایمان ہے اس لئے کہ اگر اس میں کچھ کمی یا نقص رہ جائے تو پھر لاکھ ایمانیات کا دعویٰ کرلیا جائے سب بیکار رہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے بڑی پتے کی بات کہی ہے:

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اگر اس میں ہو کچھ خامی تو ایماں نامکمل ہے

کیوں کہ جو حضور ﷺ کا محبوب ہے وہ اللہ کا محبوب ہے اور محبت رسول ﷺ کا عالم تو یہ ہے کہ جس سے تاریک دل روشن ہو جاتا ہے۔ مردہ دلوں کو زندگی مل جاتیہے۔ ذوق وشوق کی دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ جہاں غفلت کی تاریکیاں پھیلی ہوئی ہوں وہاں تیرے محبوب پاک ﷺ کے ذکر پاک سے ایمان کی شمعیں فروزاں ہو جاتی ہیں۔

حضور علیہ السلام کی تو بات ہی نرالی ہے کہ جو بیماروں کے مسیحا ہیں۔ بے بسوں کے بس بے کسوں کے کس، خستہ حالوں شکستہ دلوں خطا کاروں اور عصیاں شعاروں پر ان کا سحاب لطف وکرم ہے۔ جب وہ برستا ہے تو اس کی ادا ہی نرالی ہوتی ہے۔

اۓ سلطان حسینان جہاں اۓ سرور ماہ مبین!
ایک مفلس وکنگال ومنگتا خالی جھولی تیرے حسن وجمال
کی خیرات لینے کے لئے حاضر ہے۔ جس کے در رحمت پر
صدائیں لگانے والا فقیر نہ کبھی خالی لوٹا ہے نہ کبھی خالی لوٹے
گا نہ قیامت تک خالی لوٹایا جائے گا۔

اللہ جل شانہ کا بے پناہ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھے اس مجموعے کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی حافظ وقاری الحاج محمد شریف احمد صاحب قبلہ قادری خطیب وامام مسجد نوررابوڑی، تھانہ، کی دعاؤں کا صدقہ ہے اور استاذ محترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم، استاذ محترم حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب، استاذ محترم حضرت مولانا احمد رضا صاحب استاذ محترم حضرت مولانا محرم صاحب واستانی محترمہ شہنما آپا، استانی محترمہ مہتاب اشرفی آپا استانی محترمہ عارفہ آپا، استانی محترمہ آصفہ آپا، استانی محترمہ شامدہ آپا، استانی محترمہ زرینہ آپا استانی محترمہ آمنہ آپا، استانی محترمہ رضویہ آپا، استانی محترمہ غوثیہ آپا، استانی محترمہ یاسمین آپا استانی محترمہ حسینہ آپا، استانی محترمہ افروز آپا، استانی محترمہ فاطمہ آپا، استانی محترمہ ریشما آپا استانی محترمہ شبانہ آپا، ان تمامی کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ یہ ناچیز یہاں تک پہونچی۔ ان تمامی کا مجھ پر احسان عظیم ہے کہ جنہوں نے اس ناچیز کو علم سکھایا بے شک یہ ناچیز اس لائق نہیں تھی مگر مجھے ان کے فیض نے اس قابل بنایا کہ یہ ناچیز تالیف کی سعادت سے بہرہ ور ہوئی۔

اس فقیر نے یہ کتاب اس لئے لکھی کیونکہ آج کی اس دنیا میں اہل بیت سے محبت کرنے والے بہت کم ہیں۔ یہ فقیر چاہتی ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے لوگوں کے دلوں میں اہل بیت کی سچی محبت پیدا ہو اور وہ ان کی تعظیم وتکریم کرنا سیکھ لیں۔ کیوں کہ موجودہ زمانے میں سادات کرام کا ادب واحترام نہیں کیا جاتا۔ سادات کرام کی نسل پاک حضور ﷺ سے جڑی ہوئی ہے۔

اے میرے مولیٰ! ازراہ بندہ نوازی اسے قبول کر۔ اور اپنی اس حقیر بندی کے تہی دامن کو اپنے محبوب علیہ السلام کے سچے عشق اور پکی غلامی کی نعمت عظمیٰ سے مالا مال فرما۔

اللہ تعالیٰ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

درود مصطفیٰ ہی میری زندگی کا حاصل
شب وروز تجھ کو پکارا کروں میں

طالب غم مدینہ وطالب جنت البقیع

سیدہ نازیہ قادری

قصیدہ بردہ شریف

از علامہ شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ

مَــوْلَایَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَائِـمـاً اَبَـداً ۔۔۔ عَـلٰـى حَبِيْبِكَ خَيْـرِ الْـخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَمِــنْ تَــذَكُّـرِ جِيْـرَانٍ بِـذِىْ سَـلَـمِ ۔۔۔ مَـزَجْـتَ دَمْـعاً جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

مُـحَـمَّـدٌ سَيِّـدُ الْـكَـوْنَيْـنِ وَالثَّقَلَيْنِ ۔۔۔ وَالْـفَـرِيْـقَيْـنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمِ

هُـوالْـحَبِيْـبُ الَّـذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ لِـكُـلِّ هَـوْلٍ مِـنَ الْاَهْـوَالِ مُـقْتَحَمِ

فَــاِنَّ فَـضْـلَ رَسُـوْلِ اللّٰـهِ لَيْـسَ لَـهٗ ۔۔۔ حَــدٌّ فَيُـعْـرِبُ عَـنْــهُ نَـاطِـقٌ بِـفَـمِ

فَــاِنَّ مِـنْ جُـوْدِكَ الدُّنْيَـا وَ ضَرَّتَهَـا ۔۔۔ وَمِـنْ عُـلُـوْمِكَ عِـلْـمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ثُـمَّ الـرِّضَا عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ ۔۔۔ وَعَـنْ عَـلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِى الْكَرَمِ

وَالْاٰلِ وَالـصَّـحْـبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ ۔۔۔ اَهْـلِ التُّـقٰـى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

نَبِيُّــنَـــا الْاٰمِـرُ الـنَّــاهِىْ فَلاَ اَحَـدٌ ۔۔۔ اَبَـــرَّ فِــىْ قَـوْلِ لَامِـنْــهُ وَلَانَـعَـمِ

جَـآءَ تْ لِـدَعْـوَتِهٖ الْاَشْجَارُسَاجِدَةً ۔۔۔ تَـمْشِــىْ اِلَيْــهِ عَلٰى سَـاقٍ بِلاَ قَدَمِ

فَـاغْـفِـرْلَـنَـاشِـدِهَـا وَاغْـفِـرْ لِقَائِهَا ۔۔۔ سَـا ئَتُكَ الْـخَيْرُ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

درود غیبی امداد

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں جب کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ ﷺ ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں۔ آپ ﷺ کی صورت اور سیرت کتنی اچھی ہے۔ آپ ﷺ جواب دیں گے۔ میں تیرا نبی ﷺ ہوں۔ اور یہ درود شریف جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ وہ پرچہ ہے جو سرانگشت کے برابر میزان پر رکھا ہے۔

دولت کا نسخہ

شرح احیاء علوم دین میں روایت ہے کہ کثرت سے رسول ﷺ پر درود پڑھنا فاقہ اور افلاس وغربت کو دور کرتا ہے۔ واقعی اگر کوئی عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۳ رمرتبہ بسم اللہ کے ساتھ درود پڑھے، جلد از جلد امیر ہو جائے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی درود پڑھتا ہے تو حضور اقدس ﷺ اس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہوں گے۔ حشر، حساب اور میزان میں تولنے کے وقت، پلصراط پر چلنے کے وقت، اس کے علاوہ سب گناہ بخشوا کر اس شخص کو جنت میں داخل کرائیں گے۔ انشاءاللہ۔ (ترتیب الصلوٰۃ)

سرورکونین ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کوئی مصیبت آئے یا کوئی حاجت ہو یا تکلیف ہو اس کو چاہیئے کہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے کیونکہ زیادہ درود رنج وغم کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ حریص ہوگا وہ مجھ سے قیامت کے دن سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کے ایک اور صحابی حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ اور میں تمہارے لئے دعاء اور استغفار کرتا ہوں۔ روشن رات، یعنی جمعہ کی رات اور جمعہ روشن دن۔ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ ہی کے دن پیدا ہوئے تھے۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کردیا جائے تو انھیں کفایت دی جائے گی۔ (کنز العمال)

بلوغ المرات میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور ﷺ پر درود کے ساتھ اسے ایسی خصوصیت حاصل ہے جو اور دنوں کو نہیں ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضور اقدس ﷺ والد کی پشت سے والدۂ محترمہ کے پیٹ میں تشریف لائے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ شب قدر سے افضل جمعہ کا دن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجا تو اس کے سال کے گناہ برابر معاف کر دیئے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ فرماتا ہے۔ ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پرنور ﷺ پر درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن جو شخص رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو پڑھنے والے پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

درود کے ایک حرف کا بدلہ جنت

حضرت عبیداللہ ابن قدار رحمۃ اللہ علیہ عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا جو ایک دن انتقال کر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کیا اے دوست! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ بولا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور ایسے ایسے انعامات واکرام دیئے ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کانوں سے سنا نہ دماغ نے سوچا۔ عبیداللہ بن قدار رحمۃ اللہ نے کہا وہ کون سا عمل تھا جس کے بدلے میں تو بخشا گیا۔ کاتب نے کہا میرا معمول تھا کہ کتابت کرتے وقت جہاں کہیں بھی رسول ﷺ کا نام نامی آتا تو میں آپ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی احترام اور اس درود کے بدلے میں یہ انعامات عطا فرمائے۔

صلی اللہ علیک یارسول اللہ ﷺ
وسلم علیک یاحبیب اللہ ﷺ

فرشتوں کے ساتھ نماز

حضرت ابوذر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت نے سبب پوچھا کہ یہ اعزاز کیسے حاصل ہوا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں جب کوئی حدیث لکھنے بیٹھتا اور سرکار دو عالم ﷺ کا نام آتا تو درود شریف فوراً لکھ لیتا تھا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز واکرام عطا فرمایا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ایک درود جس کا لامحدود ثواب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود بھیجے تو اسکا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُمَّھَاتِ الْمُؤمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

روحانیت کا راز

حصن حصین کے مولف نے بیان کیا ہے کہ درود شریف کے فوائد بکثرت ہیں۔ اس جگہ سب کو درج کرنا ناممکن ہوگا۔ مختصراً یہ کہ قیامت کی تنگیوں، پریشانیوں سے درود شریف کی بدولت نجات حاصل ہوگی۔ دنیا میں بھی اور دین میں بھی۔ بارہا اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ جب کوئی سخت سے سخت ترین پریشانی لاحق ہوئی تو وہ درود شریف ہی کی برکت سے زائل ہوئی۔

بزرگان دین تاکید کرتے ہیں کہ کم از کم یومیہ سو مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیئے، اس سے قلب منور ہوتا ہے۔ جب کوئی ایک سو مرتبہ درود شریف کا ورد کرتا ہے تو وہ ولی کامل ہے۔

عشق اور عبادت

عشق اور عبادت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عبادت میں سجدہ اور عشق میں درود لازم و ملزوم ہیں۔ عبادت میں جنت ملتی ہے اور عشق میں جمال الٰہی۔ لیکن جنت بغیر جمال الٰہی کے بے معنی رنگ اور بے مزہ ہے۔ عبادت کر کے جنت حاصل کرتے میں مزہ تو ہے لیکن درود پڑھ کر جمال الٰہی حاصل کرنے میں اصل کامیابی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وازوجہ وسلم۔

جنت کی چابی

حضرت خالد ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت وفات قریب آیا تب لوگوں نے ان کے سرہانے کاغذ کے ایک پرچے پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا کہ:

"بَرَاءَ ةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِابْنِ کَثِیْرٍ" یعنی خالد ابن کثیر کو رحمۃ اللہ علیہ کو دوزخ سے نجات ہے۔

اس کاغذ کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سب کے سب فوراً ان کے گھر والوں کے پاس جمع ہو کر اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔ ہر ایک حیران تھا اور ہر ایک یہ راز سننے کے لئے بے قرار تھا۔ گھر والوں سے معلوم ہوا کہ خالد ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک جمعرات کو حضور اکرم ﷺ پر دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ رات کو دس ہزار مرتبہ:

(اللھم صل علیٰ محمدن النبی الامی وعلیٰ اٰلہ وسلم) پڑھ کر ادب واخلاص سے یہ تحفہ حضور اکرم ﷺ کو بھیجتے۔ سبحان اللہ

اس درود شریف کو حضور اکرم ﷺ پر بھیجنے کا انعام ان کو دنیا ہی میں مل گیا۔ آخرت تو آگے ہے جس میں جو انعام ملنے ہیں ان کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

التجا کرنی ہے محبوب خدا سے عبدل
زندگی ہے تو تحفہ میں دے دونگا اپنا دل

کئی مشائخ دین، اولیاء اور خدا ترس بزرگ ایسے بھی ہیں کہ جب وہ نماز میں التحیات پڑھنے بیٹھتے ہیں اور السلام علیك ایھا النبی کہتے تو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اس

کا باقاعدہ جواب وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته پاتے ہیں۔ یہ سب درود شریف کی برکت ہے اور یہ مقام اس کے ورد سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ اللہ کے کئی مقرب بندے نماز کے بعد کا سارا وقت صرف درود شریف کے ورد میں گزار دیتے ہیں اور اس سے ہی سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی اس راز سے پردہ اٹھایا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اہل سلوک کے لئے درود شریف فتوح عظیمہ اور عطایائے شریفہ کا ذریعہ ہے۔ مزید حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ قول بھی مشہور ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو خدا طاقت دیتا تو میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے پر ہی اپنی کل عبادت کرلوں۔

حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہر وقت آپ درود پڑھا کروں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تیرے غموں کے لئے کافی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو۔ (اصفہانی، شفا شریف)

دراصل درود شریف سے زیادہ آسان اور قبولیت کے درجے پر پہونچنے والی اور کوئی عبادت نہیں۔

ستر ہزار نیکیاں ستر ہزار دن

مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے تو ستر فرشتے ایک ہزار روز تک اس شخص کے اعمالنامہ میں نیکیاں لکھتے رہیں۔

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ کَمَاتُحِبُّ وَتَرْضَاہُ)

الٰہی! حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تجھے محبوب اور پسند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

اور

حوض کوثر پر باریابی

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلیٰ قبرہ فی القبور"

جو شخص یہ درود روح محمد ﷺ پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر درود بھیجے گا وہ حضور ﷺ کو خواب میں اسی طرح دیکھے گا جس طرح قیامت میں دیکھے گا۔ حضور ﷺ اس کی سفارش فرمائیں گے اور آپ ﷺ کے حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو دوزخ پر حرام فرما دے گا۔ انشاء اللہ

(قول البدیع)

جس کے ہو دل پہ لکھا نام محمد ﷺ
اللہ نے کر دی حرام آتش دوزخ

دس ہزار کا ثواب

قرآن شریف کی تفسیر اور دینی علوم کی سب سے اعلیٰ اور مستند کتاب "تفسیر روح البیان" میں درج ہے کہ یہ درود بڑا ہی بابرکت اور گوناگوں رحمتوں سے لبریز ہے۔

بادشاہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو برابر پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درود شریف کے طفیل ہر مہم میں کامیابی عطا فرمائی۔ اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار کے برابر ثواب ملتا ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَ کَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِهٖ مِنَّا التَّحِیَّةَ وَ السَّلَامَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ کَثِیْرًا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کیسے اور کیوں پیدا ہوئے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک ہزار زبانیں اور چھ سو پر ہیں سر سے پاؤں تک زعفران جیسے بال ہیں۔ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب ہے۔ ہر بال پر ایک ایک ستارہ مثل ماہتاب درخشاں ہے۔ ہر روز تین سو ساٹھ بار دریائے نور میں غوطہ لگاتے ہیں۔ جب دریائے نور سے غوطہ لگا کر نکلتے ہیں تو ہر پر سے قطرے ٹپکتے ہیں۔ ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہے گا۔

ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں۔ دس ہزار برس کے بعد ندا آئی کہ اے جبرئیل! تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے فوراً جواب میں عرض کیا ''**لبیک اللھم لبیک**'' اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میری تقدیس بیان کرو۔ میں دس ہزار برس رب کی تقدیس بیان کرتا رہا پھر حکم ہوا کہ میری بزرگی (کبریائی) بیان کرو، میں دس ہزار برس تک رب کی کبریائی بیان کرتا رہا اس کے بعد مجھ پر انوار عرش ظاہر ہوئے۔عرش پر **لا الاہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے دریافت کیا اے باری تعالیٰ ''محمد'' ﷺ کون ہیں؟ ارشاد ہوا اے جبرئیل! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔ بلکہ نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، نہ چاند نہ سورج۔ اے جبرئیل! محمد ﷺ پر درود پڑھو چنانچہ دس ہزار برس تک حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھتا رہا۔ اب یہ راز ظاہر ہوا کہ حضرت جبرئیل کس کام کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔

درود تاج

اگر کوئی شخص زیارت جمال بے مثال رسول اللہ ﷺ کی آرزو دل وجان سے رکھتا ہو تو عروج ماہ شب جمعہ میں بعد فراغت نماز عشاء کے باوضو جامۂ پاک خوشبودار پہن کر ایک سو ستر بار اس درود شریف کو پڑھ کر سو جائے۔ گیارہ شب اسی طرح پڑھے۔ انشاءاللہ شرف زیارت بابرکت سے مشرف ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِكِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

سات خاص الخاص جنتی درود

(۱) روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنو ر ﷺ کی خدمت میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے تو ایک شخص نے آ کر سلام کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے اس شخص کو اپنے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ صحابۂ کرام اس قدر تعظیم و توقیر پر تعجب کرنے لگے اور اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ایسا درود بھیجتا ہے جو آج تک کسی نے نہیں بھیجا۔ صحابہ کے دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے وہ درود پڑھ کر سنایا۔ وہ درود شریف یہ تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَفِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح کو دس مرتبہ یہ درود پڑھتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام مخلوق کے اعمال مثل ثواب حاصل کر لیتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِىْ لَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(۴) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حوالہ سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ ذکر فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے سے ناپا جائے تو وہ اہل بیت پر درود شریف پڑھے اور اس طرح پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ حدیث شریف حفظ کرتے تھے اور آپ سے بے شمار حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ دوسرے باکمال صحابی حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ان دونوں سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ درود پڑھے تو اس کے ۸۰ برس کے گناہ معاف ہوں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَامُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً.

(۶) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بڑے زبردست عالم اور محدث اور مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص انعام واکرام تھا۔اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں میں سے تھے۔آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چاہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ''حوض کوثر'' سے بھرپور پیالہ پیئے تو وہ درود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْھَادِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہٖ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَامَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

(۷) حضرت ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث شریف نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سات جمعہ (ہر جمعرات کو) سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا۔اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ صَلوٰۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضاً وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّااَفْضَلَ مَاجَزَیْتَ نَبِیّاً عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ . یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰہِ.

پرہیز

اِنَّ اَوْلٰی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً.

بیشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر لمحہ، ہر وقت درود شریف کثرت سے پڑھنا باعث نجات اور پاکی ہے۔

لیکن سات اوقات ایسے ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) پاخانہ پیشاب کے وقت (۲) مباشرت کے وقت (۳) ٹھوکر کھانے کے وقت (۴) کسی چیز کو کاٹتے یا ذبح کرتے وقت (۵) چھینک آتے وقت (۶) تعجب کے وقت (۷) بد بو والی جگہ سے گزرتے وقت

ان سات اوقات کے علاوہ چوبیس گھنٹوں میں ہر سانس میں محسن اعظم سید البشر رحمۃ للعالمین حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ”بے شک قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہے“۔

دین اور دنیا میں مکمل کامیابی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم.

یہ عجیب نسخہ ہے۔ نسخۂ کیمیا ہے۔ سبحان اللہ۔

بعد نماز، فجر، ظہر یا عصر جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے یا کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر اکیلے یا مجمع کے ساتھ جیسا بھی، مسجد میں یا گھر میں، خاص طور پر عورتیں اپنے گھروں میں پڑھیں۔ جتنا ہو سکے، دس بار، تیرہ بار، پندرہ بار یا سو بار، کوئی قید نہیں۔ گیارہ بھی افضل ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کا طریقہ

(۱) ''جذب القلوب'' میں ہے کہ جو شخص پاکی اور طہارت کے ساتھ اس درود شریف کو ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ / مرتبہ پڑھا کرے گا حق تعالیٰ عزوجل خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ.

(۲) ''مفاخر الاسلام'' میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز ہزار بار اس درود شریف کو پڑھے تو سرور کونین ﷺ کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا یا جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ کم از پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے تو انشاء اللہ کامیابی حاصل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

(۳) ''جامع التفاسیر'' میں ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اس کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سو بار یہ درود شریف پڑھے تو انشاء اللہ تین جمعہ تک حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

(۴) جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچیس مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو انشاء اللہ زیارت رسول ﷺ نصیب ہو جائے گی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

موت آئی اور لے گئی سنکڑوں کو لحد میں

یا خدا بس میں مروں تیرے نبی کے شہر میں

فوائدوبرکات

صَلّٰی اللّٰہُ عَلٰی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلاماً عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ.

اس درود شریف کے جو فائدے اور برکتیں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں وہ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۲) اس پر دو ہزار مرتبہ اپنا سلام بھیجتا ہے (سبحان اللہ)

(۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

(۴) اس کے چار ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۵) پانچ ہزار درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(۶) اس کے ماتھے پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص منافق نہیں ہے۔

(۷) اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔

(۸) اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ مقام عطا ہوگا۔

(۹) جب تک درود میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ اس کی تین سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ۲۱۰/آخرت میں ۹۰/دنیا میں۔

(۱۱) اس کے دین میں زبردست ترقی ہوگی۔ (۱۲) اولاد میں برکت ہوگی۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ اس کو محبوب بنائے گا۔ (۱۴) دل میں اس کی محبت رکھے گا۔

(۱۵) ایمان پر اس کا خاتمہ ہوگا۔ (۱۶) قبر و حشر میں پناہ میں رہے گا۔

(۱۷) قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (۱۸) حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی

(۱۹) حضور پرنور سرکار مصطفیٰ ﷺ قیامت کے روز اس کے گواہ ہوں گے۔

(۲۰) میزان میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ (۲۱) قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲) حوض کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔ (۲۳) پل صراط پر آسانی سے گزر جائیگا۔

(۲۴) قیامت میں اس کے لئے نور ہوگا۔ (۲۵) رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہوگا۔

(۲۶) قیامت میں حضور پر نور سرکار مصطفیٰ ﷺ اس کے ساتھ مصافحہ فرمائیں گے۔

(۲۷) سب سے اعلیٰ اعزاز اس کا ہوگا کہ فرشتے پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کریں گے یا رسول اللہ ﷺ فلاں ابن فلاں آپ مقدس بارگاہ میں درود وسلام عرض کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہر مرتبہ اس کے جواب میں ارشاد فرمائیں گے کہ فلاں ابن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ (سبحان اللہ)

(۲۸) اللہ اس شخص سے راضی رہے گا۔

ہدایت:۔ ہم چاہے کتنے ہی پاکدامن ہوں، کتنے ہی نیک نیت اور شریعت کے پابند ہوں، لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنی بیویوں کو بھی اس بات کا حکم دیں کہ وہ ہر جمعہ کو درود شریف اس طرح پڑھیں جس طرح اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کیوں کہ ہمارا جب بیویوں پر حق ہے تو ان کا بھی ہمارے اوپر حق ہے۔ جس گھر میں جمعہ کے دن یہ درود پڑھا جائے گا انشاء اللہ اس گھر میں رحمتیں ہی رحمتیں برسنے لگیں گی۔ ہم اپنی بیویوں کے متعلق بھی جوابدہ ہیں۔ ہم کو ہدایت ضرور کرنا چاہئے کہ از کم پانچ منٹ نکال کر جمعہ کے دن اس کا ورد ضرور کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم

حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کا درود

یہ وہ درود پاک ہے جس پر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے اوراد وظائف کو ختم کیا ہے۔
''مطالع المسرات''میں مذکور ہے کہ اکابر اولیاء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر روز صبح و شام اس درود شریف کو دس بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قرب و حضوری عطا فرمائے گا اور اس آدمی پر بے حساب رحمتوں کا نزول ہوگا اور وہ ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔اس کی برکت سے ہر مشکل غیب سے آسان ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةٍ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَمَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَاغَایَةَ وَلَامُنْتَهٰی وَلَاانْقِضَاءَ صَلٰوۃً دَآئِمَةً بِدَوَامِکَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً مِثْلَ ذَالِکَ.

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماًاَبَداً　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر ایک رکعت میں الحمد شریف پھر آیۃ الکرسی اور ۱۵ ار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو انشاء اللہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وہ شخص اپنے نبی ﷺ کو خواب میں دیدار کرے گا۔　(اللھم صل علی محمدو اٰل محمدن النبی الامی)

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد میں پڑھے گا وہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کرے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَااَمَرْتَنَااَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا هُوَاَهْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ.

درود شریف کے متعلق چالیس احادیث مبارکہ

(۱) جو چاہتا ہے کہ اس کے اعمال بڑے ترازو میں تولے جائیں تو اس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرے۔

(۲) مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔

(۳) مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(۴) قیامت کے دن اس کے خطرات سے زیادہ سے محفوظ دنیا میں درود پڑھنے والا ہوگا۔

(۵) کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(۶) جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔

(۷) جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا، اس کی دس خطائیں معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

(۸) جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(۹) جو شخص مجھ پر درود کسی کتاب میں بھیجے (لکھے) فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

(۱۰) مجھ پر درود شریف پڑھنا قیامت میں نور ہے۔

(۱۱) جو شخص صبح کو دس بار اور شام کو دس بار درود پڑھے گا قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگی۔

(۱۲) جو کوئی مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔

(۱۳) تم جہاں کہیں بھی رہو مجھ پر درود پڑھتے رہو۔ بے شک تمہارا درود مجھ کو پہونچتا رہتا ہے۔

(۱۴) مجھ پر ایک بار درود پڑھنا ایسا ہے جیسے راہ خدا میں ایک غلام آزاد کرانا۔

(۱۵) مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ تمہارے لئے موجب پاکی ہے۔

(۱۶) جب کسی کو مشکل پیش آئے تو اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔

(۱۷) مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو اس لئے کہ یہ تمہارے لئے فلاح کا ذریعہ ہے۔

(۱۸) جب کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو انشاء اللہ یاد آ جائے گی۔

(۱۹) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۲۰) جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ تک پہونچ جاتا ہے اور میں اس کے بدلہ اس پر درود بھیجتا ہوں۔

(۲۱) جو شخص میرے اور میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں۔

(۲۲) مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ درود تمہارے لئے زکوٰۃ کے حکم میں ہے یعنی صدقہ ہے۔

(۲۳) مجھ پر درود بھیجنا تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے۔

(۲۴) مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہارے لئے دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔

(۲۵) مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارے لئے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۲۶) اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرو پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ نیز دعا کے اول و آخر میں درود بھیجنا مستحب ہے۔

(۲۷) جب تک کوئی مجھ پر درود بھیجتا رہے گا، فرشتے اس آدمی پر درود پڑھتے رہیں گے۔

(۲۸) جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ مقام عطا فرمائے گا۔

(۲۹) جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(۳۰) جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(۳۱) جو مجھ پر جمعہ کی رات سو مرتبہ درود پڑھے گا تو وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(۳۲) جو مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دن اور اس رات کے اندر اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

(۳۳) جس شخص کے سامنے میرا ذکر آئے اور پھر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ جنت کے راستے سے بے راہ کر دیا گیا۔

(۳۴) مجھ پر خوب اچھی طرح درود پڑھو کیونکہ تم مجھ پر اپنے اسماء اور علامتوں کے ساتھ پیش کئے جاؤ گے۔

(۳۵) جس کے لئے یہ خوشی کا باعث ہو کہ روز قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوشی خوشی ملاقات کرے تو وہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔

(۳۶) فرائض کو پوری طرح ادا کرو۔ یہ بیس مرتبہ جہاد سے افضل ہے اور مجھ پر درود پڑھنا ان تمام امور کے برابر ہے۔

(۳۷) جمعہ کے دن جس نے مجھ پر درود پڑھا تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہوگا۔ جو تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو انھیں کافی ہوگا۔

(۳۸) جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھا تو اس کے برابر ۲ رسال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(۳۹) جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہونچایا جاتا ہے۔

(۴۰) جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ کے ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے سے پہلے منتشر ہو جائیں تو یہ انجام بد اور حسرت کا مقام ہوگا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمدو اٰلہ وسلم

دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَااَللّٰہُ یَااَحَدُیَاوَاحِدُیَامَوْجُوْدُیَاجَوَّادُیَابَاسِطُ یَاکَرِیْمُ یَاوَھَّابُ یَاذَالطَّوْلِ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُ یَا فَتَّاحُ یَارَزَّاقُ یَاعَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالَ وَالْاِکْرَامِ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ نَفِّحْنِیُ مِنْکَ بِنَفْحَۃِ خَیْرٍتُغْنِیْنِیُ بِھَاعَمَّنْ سِوَاکَ اَنْ تَسْتَفْتِحُوْافَقَدْ جَآئَکُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَالَکَ فَتْحاًمُبِیْناًنَصْرٌمِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ. اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَاوَدُوْدُ یَاذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَافَعَّالٌ لِّمَایُرِیْدُ اِکْفِنِیُ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِیُ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَاحْفَظْنِیُ بِمَاحَفِظْتَ بِہِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیُ بِمَا نَصَرْتَ بِہِ الرُّسُلَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

سبحان ربک رب العزۃ عمایصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین.

اسناد دعائے ایام بیض مکرم

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اس مبارک دعا کو پڑھے گا یا اپنے نزدیک رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

اس دعا کی عظمت رب قدیر کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے بتانے سے اس کے رسول ﷺ اور مقرب بندوں کو معلوم ہے۔ جو اس دعا کو اپنی عمر میں ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ جب وہ قیامت کے روز قبر سے اٹھے گا اس کی صورت چودہویں چاند کی مانند روشن ہوگی اولین و آخرین کو بہت عجیب معلوم ہوگا کہ اس بندے نے کون سی ایسی نیکی کی ہے جس سے اس کو یہ مقام ملا ہے۔ ایک دوسرے پوچھیں گے کہ کون ہے؟ پیغمبر ہے یا ولی؟ آواز آئے گی کہ نہ تو یہ ولی ہے اور نہ ہی پیغمبر۔ یہ نبی آخر الزماں ﷺ کی امت سے ہے۔ اس بندہ نے اپنی عمر میں ایک بار اس دعا کو پڑھا ہے۔

اس دعا کو اپنی زندگی میں ۱۵ / مرتبہ پڑھنے والا جب اپنی قبر سے اٹھے گا تو سرخ یاقوت کی زین والے براق پر سوار ہو کر قیامت کے میدان میں جائے گا۔ آواز آئے گی کہ اس بندہ نے اس دعا کو اپنی عمر میں ۱۵ / مرتبہ پڑھا ہے۔ اس دعا کو پڑھنے والا عذاب قبر میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور دوسرے عذاب سے بھی امن میں رہے گا۔

جو شخص اس دعا کو جمعہ کی رات میں ۵ / مرتبہ پڑھے اور اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ کو بخش دے تو خواب میں اس کو آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہو۔ کوئی غم میں مبتلا ہو اور اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ غم کو دور فرمادے اور بھوکا و پیاسا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھوک و پیاس ختم کر دے اور جو حاجت چاہے پوری ہو۔

اگر کسی کی چوری ہو جائے، چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے دس بار قل ھو اللہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ اس کی گئی ہوئی چیز اس کو واپس عطا فرمادے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص نیک اور اچھا روزگار چاہتا ہے تو اس دعا کو ہمیشہ پڑھے۔ رب کے فضل سے تنگی دور ہو جائے گی۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی چیز اس دعا سے بہتر نہیں۔ جو شخص اچھے اعتقاد سے اس دعا کو پڑھے اور پاؤں زمین پر رکھے تو عجب نہیں کہ اس سے زمین ہلے''

دعاءِ ایام بیض مکرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنیٰ بِحَقِّکَ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ اَلرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یَارَحِیْمُ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًارَّحِیْماً. یَامَالِکُ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. یَاقَھَّارُ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یَاقُدُّوْسُ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ یَاسَلاَمُ اَلسَّلاَمُ الْمُؤْمِنُ یَامُھَیْمِنُ اَلْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ یَاعَزِیْزُ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزاً حَکِیْماً. یَاخَالِقُ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ. یَابَارِئُ اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ یَامُصَوِّرُ ھُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ. یَااَوَّلُ یَاآخِرُ ھُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ یَاظَاھِرُ یَا بَاطِنُ اَلظَّاھِرُالْبَاطِنُ یَاشَکُوْرُ اِنَّ رَبَّنَالَغَفُوْرٌشَکُوْرٌ یَاغَفُوْرُ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًارَّحِیْماً. یَاوَدُوْدُ وَھُوَ الْغَفُوْرُالْوَدُوْدُ یَاقَاھِرُ وَھُوَالْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ یَاحَلِیْمُ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ یَاخَلاَّقُ ھُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِیْمُ یَانُوْرُاَللّٰہُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَابَاسِطُ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ یَاقَآئِمُ قَآئِماًبِالْقِسْطِ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُ یَاحَیُّ اَللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّاھُو اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَاسَمِیْعُ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. یَابَصِیْرُ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌبِالْعِبَادِ یَاعَلِیُّ وَھُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. یَاحَکِیْمُ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزاًحَکِیْماً. یَاقَادِرُقُلْ ھُوَالْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَاباًیَارَحِیْمُ اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَحِیْمٌ یَالَطِیْفُ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَایَشَاءُ یَا خَبِیْرُ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْماً خَبِیْراً. یَاقَرِیْبُ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ یَابَاعِثُ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ

فِی الْقُبُوْرِ یَارَازِقُ وَهُوَخَیْرُالرَّازِقِیْنَ. یَاوَارِثُ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاقَوِیُّ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ یَاشَهِیْدُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ. یَامُبْدِیُٔ اِنَّهٗ هُوَیُبْدِیُٔ وَیُعِیْدُ. یَاتَوَّابُ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَاوَهَّابُ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ یَاجَمِیْلُ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا. یَاوَكِیْلُ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا. یَاكَافِیُ وَكَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ یَاوَلِیُّ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ یَارَبُّ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ یَاغَنِیُّ وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ یَامُحْسِنُ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یَاقَدِیْرُوَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَامُفَضِّلُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًامُّسْتَقِیْمًا. یَامُعِزُّ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ یَامُذِلُّ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یَا رَفِیْعُ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوالْعَرْشِ یَاشَفِیْعُ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّابِاِذْنِهٖ.یَا كَبِیْرُاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّاكَبِیْرًا. یَاحَقُّ فَتَعَالَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ یَابَرُّاِنَّهٗ هُوَالْبَرُّ الرَّحِیْمُ. یَاوَتْرُ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ یَا غَفَّارُاِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًایُرْسِلُ السَّمَاءَ یَاغَافِرُ وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ. یَاحَمِیْدُ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ. یَامَنَّانُ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدَاكُمْ لِلْاِیْمَانِ یَابَاقِیُ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَااَحَدُقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. یَامَتِیْنُ اِنّ اللّٰهَ هُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ یَاهَادِیُ اِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ یَافَتَّاحُ هُوَالْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ. یَارَقِیْبُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًایَامُحِیْطُ وَاللّٰهُ بِمَاتَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ. یَاقَاضِیُ وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ یَاصَمَدُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ یَاحَسِیْبُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا. یَانَصِیْرُنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ. یَاوَاسِعُ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًاحَكِیْمًا. یَامُتَعَالُ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُالْمُتَعَالُ یَامَنْ لَّمْ یَلِدْوَلَمْ یُوْلَدْوَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًااَحَدٌ.

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِخَلْقِهٖ مُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. یَاوَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ مَسِّكْنَابِالْاِسْلَامِ وَثَبِّتْنَا عَلٰی الْاِیْمَانِ حَتّٰی نَلْقَاكَ بِهٖ وَاَنْتَ عَنَّارَاضٍ غَیْرَغَضْبَانٍ یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ كَمَاهُوَ اَهْلُهٗ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَابَعْدَالْمَوْتِ.

کلمۂ شہادت کی فضیلت

(۱) جس قدر ممکن ہو (چلتے پھرتے) یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

جو شخص (صدق دل سے) اس کلمۂ شہادت کو پڑھے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔

(۲) یا کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ف! ''کاغذ کے پرچہ والی'' مشہور حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،** لکھا ہوگا وہ ان ننانوے دفتروں (اعمالناموں) پر جن میں سے ہر دفتر حد نظر تک دراز ہوگا، بھاری ہوجائے گا (وزن بڑھ جائیگا)۔

(۳) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ.

ف! حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

''جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ داخل ہونا چاہے گا داخل فرمادے گا۔

(۴) یا یہ کلمۂ شہادت پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ.

ف! حدیث شریف میں ہے کہ:

''جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اس کے عمل کچھ بھی ہوں۔ یا (یہ فرمایا کہ) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کر دیا جائے گا)۔

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَاشَیْءَ بَعْدَہٗ.

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ . اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ.

کسی بھی رنج وغم اور مصیبت کے وقت کی دعا

(الف) کسی بھی رنج وغم اور مصیبت کے وقت یہ پڑھے اور دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَلَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًامِنْ خَلْقِکَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصْرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ.

جو بھی اللہ کا بندہ کسی مصیبت یا رنج میں گرفتار ہو اور وہ مذکورہ بالا دعا پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مصیبت اور رنج کو دور فرما دے گا اور اس کو مسرت وشادمانی سے بدل دے گا۔

(ب) جو شخص کسی بھی رنج وغم، اضطراب وپریشانی میں گرفتار ہو یا کوئی پریشان کن مشکل میں گرفتار ہو جائے تو اس کو یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ.

نماز حاجت کا طریقہ اور دعا

جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی خاص حاجت یا اس کے کسی بندے سے کوئی خاص کام پیش آجائے تو اس کو چاہیئے کہ خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت (اپنی حاجت کی نیت سے) نماز حاجت پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجے (یعنی درود شریف پڑھے) اس کے بعد یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیُ اَسئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیُکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٌ نَبِیُّ الرَّحُمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیُ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّیُ فِیُ حَاجَتِیُ هٰذِهٖ لِتُقُضٰی لِیُ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعُهُ فِیَّ.

جب بارش کی زیادتی سے نقصان کا اندیشہ ہو

جب بارش بہت زیادہ ہو جائے اور اس سے نقصان ہو رہا ہو یا نقصان کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَیُنَاوَلَاعَلَیُنَا. اَللّٰهُمَّ عَلٰی الُاٰکَامِ وَالُاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالُاَوُدِیَةِ وَمَنَابَتِ الشَّجَرِ.

آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلُحَمُدُلِلّٰهِ الَّذِیُ سَوّٰی خَلُقِیُ وَاَحُسِنُ صُوُرَتِیُ وَزَانَ مِنِّیُ مَاشَانَ مِنُ غَیُرِیُ.

بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت

(۱) جب بادلوں کے گرجنے اور بجلی کڑکنے کی (خوفناک) آواز سنے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَاتُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَاقَبْلَ ذَالِکَ.

(۲) اور یہ آیت کریمہ پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ.

آندھی اور طوفان کے وقت کی دعا

جب طوفان و آندھی آئے تو اس کی طرف منھ کر کے دوزانو بیٹھ کر اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَافِیْھَاوَخَیْرَمَااُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَافِیْھَا وَشَرِّمَااُرْسِلَتْ بِہٖ.

شہادت کا یا مدینہ میں وفات پانے کا شوق اور دعا

صدق دل اور سچے شوق سے یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِرَسُوْلِکَ.

جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر پڑ کر مرے اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہونچا دے گا۔

نیز حدیث شریف میں آیا ہے:

جو شخص صدق دل سے شہادت کا طلبگار رہوگا اس کو شہادت کا درجہ دیا جائے گا۔ اگرچہ بظاہر شہادت میسر نہ آئے۔

دعا

نوٹ:۔ سب سے پہلے ایک دفعہ درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا کریں۔

اے رحمان! اے رحیم! ہم گنہگار ہیں رحم فرما۔ اے احکم الحاکمین! ہم خطا کار ہیں درگذر فرما۔ اے احسن الخالقین! ہم مجرم ہیں معاف فرما۔ اے اللہ! ہم روسیاہ ہیں کس منھ سے التجا کریں۔ اے قدوس! ہماری زبانیں گندی ہیں کس زبان سے فریاد کریں۔ اے سمیع و بصیر! ہم کو نہ دیکھ، ہمارے اعمال کو نہ دیکھ، ہمارے افعال کو نہ جانچ، بلکہ تو دیکھ اپنے کرم کو کہ تو بڑا کریم ہے۔ اے پروردگا! نظر ڈال اپنے رحم پر کہ تو رحیم ہے۔ اے غفور رحیم! گنہگار بندے، نادم، شرمسار، تیری حضور حاضر ہوئے ہیں۔ اے مالک الملک! ہماری زبانیں گندی، ہماری آنکھیں اندھی ہمارے دل کھوٹے، ہمارے منھ جھوٹے، تیری ذات ارفع، تیری شان اعلیٰ، تیرا کام کرم کرنا، تیرا شیوہ رحم کھانا، اے قادر مطلق! دکھا اپنی قدرت کے کرشمے۔ اے مجیب الدعوات! ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ اے کریم! ظاہر کر اپنی شان کریمی۔

اے لطیف الخبیر! ہماری التجاؤں کو سن لے۔ اے رب العالمین! ہمارے دلوں کو اطمینان اور ہمت دے۔ جسم کو طاقت اور صحت دے۔ آنکھوں میں حقیقی روشنی دے۔ دعاؤں میں اثر دے، التجاؤں کو قبولیت دے، آپس میں اتفاق اور محبت دے۔ اسلام کو ترقی دے، رزق میں برکت دے، حوصلہ میں جرأت دے، بچوں کو صحت اور عافیت والی زندگی دے، عزیزوں کو خوشی دے۔ تمام سنی مسلمانوں کو آسیب روزگار، آفات و بلیات سے محفوظ و مامون فرما۔

اے مشکل کشا! عبادت کی توفیق دے، بیماروں کے صحت و تندرستی دے، تکلیفوں کو آسان کر، مقاصد کی تکمیل کر، آفات کی تسہیل، زندوں کو خوشحال کر، مرمنے والوں کی مغفرت فرما۔

الٰہی! سب کی خیر ہو، دوست ہو یا دشمن، اپنے ہوں یا غیر، چھوٹے یا بڑے۔ الٰہی سب کی مرادوں کو پورا فرما۔ اے مجیب الدعوات بچوں کی فریاد سن جو تیرے دربار میں اپنے معصوم ہاتھ پھیلائے دعائیں مانگتے ہیں، ان کی دعاؤں کو قبول فرما، ان کی عمروں میں برکت دے،

مقدر میں اقبال دے، دولت میں خوش حال کر، علم سے مالا مال کر، عامل قرآن وسنت بنا، عاشق رسول اللہ ﷺ بنا اور سنت کا پابند بنا۔

اے اللہ! ہم سب کو عبادت کی توفیق عطا فرما، کلمہ کی عظمت دے، نماز کی محبت دے، علم کا شوق دے، ذکر کی رغبت دے، محبت اسلام و مسلمین دے، خلوص نیت دے، دین کو فروغ دے، لہو ولعب اور لایعنی باتوں سے نفرت دے، ایمان کی حلاوت دے۔

اے ہمارے خالق و مالک! ہم سب کے ارمانوں کو پورا فرما، اسلام کا بول بالا فرما، ایمان پر خاتمہ فرما، خاتمہ سے پہلے تیرے حبیب ﷺ کے روزے کی زیارت عطا فرما، مذہب و مسلک پر سختی سے عمل کی توفیق عطا فرما، پیشانیوں میں سجدے کی تڑپ عطا فرما، تیرے محبوب بندوں کی محبت عطا فرما، والدین کی محبت اور ان کی خدمت کا جذبۂ وافر عطا فرما، بدمذہبوں سے دور ونفور فرما، عقل سلیم عطا فرما، سرکار ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرما۔

اے پروردگار! دجال کے فتنہ سے، موت کی سختی سے، قبر کے عذاب سے، قیامت کی ہولناکی سے، جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ اے رب العالمین! پل صراط کا راستہ آسان فرما، نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرما، جنت الفردوس عطا فرما، اپنا دیدار نصیب فرما۔ ان دعاؤں کو اپنے حبیب ﷺ کی نعلین پاک کے صدقے میں قبول فرما۔

آمین آمین یا رب العالمین بجاہ سیدالمرسلین

علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم.

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدناو مولانا

محمدو آلہ و اصحابہ اجمعین.

برائے ایصالِ ثواب

(۱) مولانا مہر علی قادریؔ مرحوم

(۲) ریاست علی مرحوم

(۳) سید محمد حسن علی مرحوم

(۴) سید شبیر حسن علی مرحوم

طالب دعاء

(۱) سید محمد سلیم باپو میاں

(۲) سیدہ فریدہ محمد حنیف

(۳) سید لیاقت حسن علی

(۴) سیدہ یاسمین

(۵) بدر النساء

(۶) زینب خاتون

صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اۓ اشرف زمانہ زمانے مدد نما — درہائے بستہ راز کلید کرم کشا

یاسید اشرف جہانگیر رضی اللہ عنہ — دست من زار و ناتواں گیر

اۓ جہانگیر رضی اللہ عنہ پیرا ے مخدوم

نہ رود از درت کسے محروم

بہر اولا د خویش اۓ اشرف رضی اللہ عنہ — حاکم وقت را بکن محروم

امداد کن امداد کن از رنج وغم آزاد کن — در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

بگرداب بلا افتادہ کشتی

ضعیفان و شکستہ را تو پشتی

بحق خواجۂ عثمان ہارونی

مدد کن یا معین الدین چشتی

عظیم المرتبت و ذی وقار کا دامن — نصیب ہے بڑے با اختیار کا دامن

ہمیں حوادث دوراں ستا نہیں سکتے — ہمارے سر پر ہے قطب المدار کا دامن

دم مدار بیڑا پار دم مدار بیڑا پار — اللہ محمد مدار دم مدار بیڑا پار

مولیٰ علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجئے

ہوں اسیر رنج وغم مجھ کو رہائی دیجئے

فضائل اہل بیت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

"انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا"

(سورہ احزاب)

ترجمہ: یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کردے تم سے نجاست کو اے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کردے تم کو خوب پاک کرنا۔

حدیث نبوی ﷺ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی میں دروازہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور گھر میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم تھے، حضور ﷺ نے ان کو چادر اوڑھایا اور فرمایا:

"اے پروردگار یہ میری اہل بیت اور میرے مددگار ہیں ان سے نجاست کو دور کر اور ان کو خوب پاک فرما، پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی ان کے ساتھ ہوں، فرمایا تم بہتری پر ہو"۔ (مسلم، ترمذی، بیہقی)

پھر اہل بیت کا یہ نورانی قافلہ توحید خداوندی کی ایک روشن دلیل بن کر عیسائیوں کے مقابلہ میں روانہ ہوا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔ اور پھر جب خاندان نبوت ﷺ کے اس مقدس گھرانے اور اہل بیت کے اس پاک قافلے کو عیسائیوں کے سردار اسقف نے آتے ہوئے دیکھا تو پکار اٹھا:

"یامعشر النصاری انی لاری وجوها لو سألوا الله ان یزیل جبلا من مکانه لزاله

ولایبقیٰ علی الارض نصرانیاالی یوم القیامۃ"

ترجمہ: اے عیسائیو! تحقیق میں ایسی نورانی صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ رب کی بارگاہ میں دعا کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا، اور اگر انھوں نے بددعا کر دی تو پھر قیامت تک کوئی بھی عیسائی زمین پر باقی نہیں رہے گا۔

اور پھر نجران کے عیسائی اہل بیت کی نورانی صورتیں دیکھ کر ہی میدان سے بھاگ گئے۔

یہی وہ گھرانہ ہے جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے گندگی اور کثافت کو دور فرمادیا ہے۔ پھر ایسی مقدس ہستیوں سے کسی غیر شرعی فعل کا ارتکاب، اسلام کے خلاف کوئی اقدام، حق وصداقت کی خلاف ورزی اور کسی گناہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

" اناتارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنوروالثانی اھل بیتی "

اے مسلمانو! میں تمہارے درمیان دو بڑی ہی عمدہ چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب قرآن مقدس کہ اس میں ہدایت بھی ہے اور نور بھی، دوسری میری اہل بیت۔ جو کوئی مسلمان ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہیگا وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔

غرضیکہ بتانا یہ مقصود تھا کہ قرآن پاک کی عظمت کے ساتھ ساتھ اہل بیت کی تعظیم وتکریم اور ان سے محبت والفت ایک کلمہ پڑھنے والے مسلمان پر ضروری ہے۔ اگر کوئی مسلمان ان دونوں میں سے کسی ایک کو ہی مرکز ہدایت سمجھے گا تو عمر بھر راہ حق سے بھٹکا رہے گا: جیسے کہ بعض لوگ قرآن پاک کو چھوڑ کر صرف اہل بیت کو ہی مرکز ہدایت سمجھتے ہیں اور بعض اہل بیت کو چھوڑ کر صرف قرآن کو ہی حق وصداقت اور ہدایت کا منبع تصور کرتے ہیں، پہلا فرقہ رافضیہ اور دوسرا فرقہ خارجیہ۔

مگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فضل وکرم سے صرف اہل سنت والجماعت ہی ایک ایسا فرقہ ہے جو اس حدیث پاک کا مصداق ہے اس لئے کہ سنی جہاں قرآن کو نسل انسانی کے لئے ہدایت نامہ مانتے ہیں وہیں اہل بیت اطہار کی محبت کو اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں جگہ دیتے ہیں۔

دارین میں کامیابی اتباع رسول ﷺ اور محبت اہل بیت میں ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ شکر واحسان ہے۔ جس نے ہمیں زندگی عطا فرمائی اور ہمارے لئے بہت ساری نعمتوں کو پیدا فرمایا کہ اگر ان نعمتوں کو شمار کرنا بھی چاہیں تو نہ کرسکیں اور ہماری اصلاح وفلاح کے لئے اور اخروی زندگی کی کامیابی کے لئے انبیاء ومرسلین کو مبعوث فرمایا اس لئے کہ ہماری عقل ہدایت کے لئے کافی نہ تھی کیوں کہ ہر چیز کی حقیقت ومعرفت تک ہم رسائی حاصل نہیں کرسکتے ہیں اور ہماری عقل نفع وضرر کے ادراک سے عاجز وقاصر بھی ہے۔ زندگی چاہے دنیوی ہو یا اخروی اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسوۂ رسول ﷺ کو اپنائیں اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ جو لوگ محض عقل کی بنیاد پر کامیابی ڈھونڈتے ہیں وہ گمراہ ہوجاتے ہیں۔ جو انبیاء ومرسلین، شہداء وصالحین کے نقوش قدم کی پیروی کرتے ہیں وہی وقت کے امام ہوتے ہیں۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ہماری دنیوی واخروی زندگی کی کامیابی کا انحصار اتباع رسول ومحبت رسول ﷺ میں ہے۔

محمد ﷺ ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر مال وجاں اولاد سے پیارا

"مااتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا" (پارہ ۲۸ رسورۂ حشر رکوع ۴)

رسول ﷺ جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو۔

یہ آیت کریمہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عطا کردہ چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنا یعنی فرمودات مصطفوی ﷺ پر مضبوطی سے کاربند رہنا اور آپ کی منہیات یعنی آپ نے جن باتوں سے روکا ان سے باز رہنا اہل ایمان پر واجب ہے۔ یہی محبت رسول ﷺ کی نشانی ہے۔ جو دل محبت رسول ﷺ سے خالی ہو بلاشبہ وہ کبھی مومن نہیں ہوسکتا۔

مشکوٰۃ المصابیح جلد اول کتاب الایمان میں ہے:

”لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والدہ وولدہ والناس اجمعین“

ترجمہ:تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اس کے باپ اور بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

اس حدیث پاک کے الفاظ اس بات کی نشاندہی کررہے ہیں کہ سب سے محبوب چیز انسان کے نزدیک اس کی اولاد اور اس کے والدین ہوتے ہیں اس لئے ان دونوں کا تذکرہ حدیث پاک میں پہلے ہوا۔تو جب محبت پدری اور الفت فرزندی محبت رسول ﷺ پر قربان کرنا لازم ہے۔تب تو اور تمام اشیاء کی چاہتوں کو نثار کرنا بدرجۂ اتم واجب ہے۔

ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا کی رضا جوئی

وہ اپنے ہوگئے تو رحمت پروردگار اپنی

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے

حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صاف بیان فرمادیا کہ کتاب اللہ اور عترت رسول اللہ ﷺ ایسی دو نعمتیں ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں جگہ کامیابیوں کی ضمانت ہیں۔جو انھیں مضبوطی سے پکڑلے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اسے گمراہ کرسکے۔اہل بیت کرام کی اتباع کرنا ان کے نقوش قدم پر چلنا ان سے الفت ومحبت کرنا نیک نام اور صاحب اسلام ہونے کی دلیل ہے۔

اہل بیت کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سادات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اس خاکدان گیتی پر آئے اور وصال فرما گئے جو فی زمانہ موجود ہیں اور جتنے قیامت تک تشریف لائیں گے۔

متعنا الله ببر کاتهم

سب پر اہل بیت کا اطلاق ہوتا ہے اور جملہ سادات کرام واجب التعظیم ہیں۔

سیدنا امام العارفین شیخ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۹، میں تحریر فرمایا کہ قیامت تک سادات کرام حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سب آیت تطہیر کے حکم میں داخل ہیں۔

حضرت علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر محی الدین رضی اللہ عنہ صوفیہ کے امام ہیں۔ ان کا ارشاد حجت کی حیثیت رکھتا ہے۔ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی اور علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا سے لے کر قیامت تک کے تمام سادات کرام داخل اہل بیت ہیں۔

محبت اہل بیت

طبرانی شریف میں ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"لَا یُوْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ"

کوئی بندۂ مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے میری اولاد کو اپنی اولاد سے میری اہل کو اپنی اہل سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

حضور شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایمان اسی وقت مکمل ہو سکتا ہے جب بندہ جان و مال عزیز و اقارب رشتے دار اور اپنی حقیقی اولاد وغیرھم سمیت خاندان اہل بیت پر قربان ہو جائے۔

ثابت ہوا کہ محبت اہل بیت محبت رسول ﷺ ہے اور محبت رسول ﷺ محبت خدا عزوجل ہے۔

محبت اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے دوسری حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں، سیدنا امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے کریم ﷺ نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"

ترجمہ: جس نے مجھ سے محبت رکھی اور ان دونوں سے اور ان کی والدۂ ماجدہ سے محبت رکھی تو قیامت کے دن وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

اہل بیت تمہاری کشتی نہ ڈوبے گی حشر تک

تمہاری رگوں میں خوں ہے رواں محمد کا ﷺ

فی زمانہ یہ تقدس مآب ہستیاں تو ظاہراً موجود نہیں ہیں لیکن آج بھی ان کی نسل پاک کے مہکتے ہوئے پھول قلوب و اذہان اور مشام جاں کو معطر کر رہے ہیں۔ ان کی خدمت کرنا ان سے الفت و محبت کرنا دراصل حسنین کریمین، حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا ہے۔ جو باعث تخلیق کائنات آقا ﷺ کی خدمت اور الفت و محبت کا عظیم ذریعہ ہے۔

افضل البشر بعد الانبیاء خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں کی خدمت کرنا مجھے اپنے رشتے داروں کی صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آل رسول ﷺ کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ان فرمودات سے واضح ہوا کہ محبت اہل بیت دنیا کی تمام اشیاء کی محبت سے افضل و اشرف ہے۔

شان اہل بیت

اہل بیت اطہار کی عظمت وشان آیات مبارکہ اوراحادیث نبویہ ﷺ سے ظاہر ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک پارہ ۲۲، سورہ احزاب، آیت ۳۳، میں ارشادفرمایا:

"اِنَّمَایُرِیْدُاللّٰهُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً"

ائے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہرناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں خوب خوب پاک کردے۔ اس آیت مبارکہ میں خالق ارض وسماء نے سیدالانبیاء ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی عظمت وفضیلت اوران کے درجات ومراتب کوخوب واضح طور پر بیان فرمادیا۔ اس آیت سے اہل بیت مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر برائی سے پاک رکھا اوراپنی خاص رحمت سے نوازا ہے۔

رجس کی تحقیق وتشریح

رجس کالغوی معنی براعمل، برے عمل کی سزا، شیطان کاوسوسہ، خفیف حرکت ہیں۔ حضرت علامہ ابن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت مقدس میں جو رجس کا لفظ ہے وہ گناہ، عذاب نجاستوں اورنقائص کے معنی پر بولا جاتا ہے۔ تو رب قدیر نے تمام عیوب سے آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد کے میل، کچیل، بری باتوں اورفحش چیزوں کو دور فرما کرانہیں نفس کی مکمل پاکیزگی عطافرمادی۔ استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان کی پاکی خود خدائے تعالیٰ کرتا ہے بیاں
آیت تطہیر سے ظاہر ہے شان اہل بیت

امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رجس ناپسندیدہ چیز کو کہتے ہیں خواہ وہ عمل ہو یاغیر عمل۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ رب العزت نے اہل بیت سے ہرقسم کی ناپسندیدہ اشیاء کو دور فرمادیا ہے۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا غضب الٰہی کا باعث ہے

حدیث صحیح میں ہے جسے بہت سے علمائے اہل سنن نے بیان کیا ہے کہ جب ابولہب کی صاحب زادی مکہ شریف سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائیں تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہاری ہجرت تمہیں بے نیاز نہیں کرے گی اس لئے کہ تم جہنم کے ایندھن کی بیٹی ہو۔انھوں نے یہ بات رسول گرامی وقا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ بہت سخت ناراض ہوئے پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا:

''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو مجھے میرے نسب اور رشتہ داروں کے بارے میں اذیت دیتے ہیں۔خبردار! جس نے میرے نسب اور رشتہ داروں کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی''

اس حدث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک یعنی سرکار کی آل اور عترت تمام سادات کرام کو اذیت دینے سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت ہوتی ہے۔اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا خالق عالم کو اذیت دینا ہے اور اللہ کو اذیت پہونچانا عتاب وغضب الٰہی کا باعث ہے۔اللہ ہمارے دلوں میں سادات کرام کی الفت ومحبت ڈال دے اور انھیں تکلیف دینے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔آمین

طبرانی وحاکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے ایک گوشے اور مقام ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے پھر وہ اہل بیت کی دشمنی میں مرجائے تو وہ جہنم میں جائے گا''۔

سادات کرام کی دشمنی سے اللہ کی پناہ کہ اگر بیت اللہ شریف میں نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے سادات کرام کی دشمنی میں مرجائے تو انہیں جہنم کا ایندھن بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل سادات کرام کی الفت میں جلائے اور انھیں کی محبت میں اٹھائے۔آمین

سادات کی تحقیق وتشریح

سادات کے معنی عربی میں بزرگی وسرداری کے ہیں اسی سے (سید) فتح سین، یائے مشدد و مکسور، بوزن 'جیِّدٌ'، جو پیشوا، سرداری اور رہبر قوم کہتے ہیں اس لفظ (سید) کا استعمال یہ تحقیق جائز ہے۔ جیسے 'میت' کو بہ تخفیف یا بروزن 'بیت' بولتے ہیں۔ 'سید' کو یائے مشدد مفتوح کے 'سَیَّدٌ' بولنا بھی درست ہے۔ (سائد) بھی (سید) کے ہم معنی ہے۔ (سائد) اور (سید) جمع سادۃ اور جمع الجمع سادات آتی ہے۔

اولیاء کی ذات نعمت عظمٰی ہے

تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہے کہ ہندوستان میں اسلام جیسی عظیم الشان نعمت اور دولت ایمان اولیاء اللہ کے ذریعہ ہی حاصل ہوئی ہے۔ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں نے مذہب اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے جو تکلیفیں جھیلی ہیں اور جو قربانیاں پیش کی ہیں۔ تاریخ کے اوراق میں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ہر چہار جانب اسلام کا علم بلند کیا۔ مذہب اسلام کی آبیاری صوفیائے کرام، بزرگان دین، گوشہ نشین صوفیا اور سادات کے ذریعہ ہی ہوئی ہے۔ ان تمام شخصیتوں نے اپنے اخلاق وکردار، اعمال وگفتار کے ذریعہ دل کی دنیا پر اپنی حکومت کا سکہ بٹھایا۔ کفر وشرک کے ظلمت کدوں میں ایمان وعرفان کی قندیلیں روشن کیں۔

بلاد ہند میں اولیائے کرام کی تشریف آوری ہمارے لئے یقیناً نعمت عظمٰی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ اس نعمت پر جتنا شکر کرو کم ہے۔ حق تو یہ ہے کہ رب قدیر کی تمام نعمتوں میں اہم اور افضل نعمت بعثت نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جیسا کہ اللہ نے ہمیں بے پناہ نعمتیں عطا فرمایا لیکن کسی پر احسان نہیں جتایا مگر جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو قرآن میں صاف فرمایا:

(لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا)

(سورۂ آل عمران پارہ ۴، رکوع ۸، آیت ۱۶۴)

ترجمہ: بے شک ہم نے مومنین پر احسان فرمایا ان میں رسول بھیج کر۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعثت نبی ایسی نعمت ہے جسے تمام نعمتوں پر فوقیت اور افضیلت حاصل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ باعث تخلیق عالم ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

انبیاء و مرسلین، صحابہ و متبعین، اہل بیت اطہار، شہدائے دین متین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، صالحین، اقطاب، اوتاد، ابدال، اولیاء اور جملہ بزرگان دین بالخصوص پیر طریقت چراغ راہ طریقت عالی مرتبت حضور سیدی مثنیٰ میاں شہید راہ مدینہ علیہ الرحمۃ والرضوان اور دیگر علماء، فقہاء اور فضلاء رب قدیر کی دی ہوئی عظیم نعمتیں ہیں۔ تو کیوں نہ ان کے ذکر سے زبان و قلم کو تازگی دی جائے۔

حضور مُثنیٰ میاں اور خدمت اسلام و مسلمین

ہمارے ملک ہندوستان کا وہ حسین و جمیل خطہ جو عروس البلاد ممبئ عظمیٰ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اس کی خوبیوں کو اگر مدنظر رکھا جائے تو کوئی اور خطہ اس کی نظیر نہیں رکھتا۔ یہ خطہ پوری دنیا میں اپنی علمی شناخت رکھتا ہے۔ یہاں دنیاوی درسگاہوں کے ساتھ سنیوں کے مدارس بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کا اپنا ایک علمی مقام ہے۔

سرزمین ممبئ پر بھی بہت سارے اولیاء اللہ تشریف لائے جنھوں نے دین اور خلق خدا کی خدمت اپنے اپنے انداز میں انجام دیا۔ مگر ماضی قریب کے ایک ایسے بھی صاحب فضیلت بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے اہل اسلام اور ملت اسلامیہ کی وہ گرانقدر خدمات انجام دی ہیں جسے رہتی دنیا تک یاد کیا جاتا رہے گا۔ جنھیں دنیا انوار المشائخ حضرت سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ انہیں کی تنہا ایک عظیم شخصیت جنھیں شہید راہ مدینہ کا عظیم لقب ملا۔ جن کو یہ عظمت و رفعت ملی ہے کہ انہوں نے مدینہ کے راستے میں شہادت کا جام نوش فرمایا اور جنت البقیع جیسے مقدس قبرستان میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کے پاس جگہ ملی۔

حضور شہید راہ مدینہ کی پیدائش یکم جولائی ۱۹۳۷ء بسکھاری شریف ضلع فیض آباد اودھ، موجودہ ضلع امبیڈکر نگر، یوپی، میں ہوئی اور ۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱؍نومبر ۲۰۰۳ء مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہیں کے قبرستان جنت البقیع شریف میں مدفون ہوئے۔

کچھوچھہ شریف میں آرام فرما سلطان التارکین حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ آپ کے مورث اعلیٰ ہیں۔ آپ کو اپنے ہی والد محترم حضرت جلیل اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ سے بیعت و اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اپنی سرکاری ملازمت اور پھر اس سے ریٹائرمنٹ کے بعد ایک مدت دراز تک ممبئ ہی میں مستقل قیام فرما کر شہید راہ مدینہ حضرت سید انوار اشرف مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تدبیر و حکمت و بصیرت و معاملہ فہمی و وسعت ظرفی و کشادہ قلبی اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے ذریعہ اہل ممبئ کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ ان کی مذہبی و روحانی

تربیت کی۔اپنے آبائی سلسلۂ چشتیہ اشرفیہ کو فروغ دیا۔جس کے صدقے میں بے شمار مریدین ومتوسلین آپ کے روحانی فیوض وبرکات سے مستفیض اور سیراب ہوتے رہے۔آپ کی ذات مرجع خواص وعوام بن گئی۔اپنے بہت سے مسائل ومعاملات زندگی میں اہل ممبئی آپ کی رہنمائی کے طالب ہوتے اور اپنی مشکلات آپ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔جنہیں آپ ہمدردی کے ساتھ سنتے اور وسعت قلبی وفراخ دستی کے ساتھ ان کی چارہ گری ومشکل کشائی کرتے۔ آپ علیہ الرحمہ کسی بھی مسلمان کی تکلیف دیکھ کر پریشان ہوجاتے۔زخم پر مرہم رکھتے،آنسو پونچھتے،فسادات کے زمانے میں اپنی جان خطرے میں ڈال کر بے یارومددگار افراد کی مدافعت ومعاونت کرتے،یتیموں محتاجوں،مسکینوں کو سینے سے لگاتے۔یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کا تقاضہ بھی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی ڈگری حاصل کی تھی جس کا نام درج ذیل ہے:

عالم فاضل (یوپی) ایل۔ڈی۔آئی۔ایم۔آرٹی،ایل۔ڈی۔بی،ایم۔اے۔

آپ کے والد شیخ المشایخ حضرت سید الشاہ جلیل اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین درگاہ حضور سید سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ شریف،نے آپ کو اپنا خلیفہ وسجادہ نشین متعین فرمایا تھا۔والد گرامی کے دست حق پرست پر آپ کو شرف بیعت بھی حاصل تھی۔ آپ کا سلسلہ حضور غوث اعظم سے ہے مگر شجرۂ طریقت قادریہ چشتیہ اشرفیہ ہے۔

آپ کے در سے ہمیشہ رشد وہدایت کا دریا جاری رہتا۔آپ کی ذات روشن منارا تھی۔یعنی وجہ یہ کہ آپ کے دست حق پرست پر بے شمار لوگوں نے توبہ کی اور شرف بیعت حاصل کی اور صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔آپ کو بہت مرتبہ عمرہ وحج کی سعادت حاصل رہی اور ساتھ ہی کربلا ونجف اشرف،بغداد شریف،مسجد اقصیٰ،بیت المقدس جیسے متبرک مقامات کی زیارت کی اور وہاں رہ کر بھی آپ نے دین متین کی خدمات انجام دیں۔اور بھی ممالک کا آپنے دورہ کیا اور جہاں کی زبانیں انگریزی ہوتی وہاں آپ انگریزی میں خطاب فرما کر ان کی اصلاح فرماتے۔

حضورت مثنیٰ میاں کی جرأت حق گوئی

آپ کے ایک امتیازی وصف اور جرأت حق گوئی کا ذکر کرتے ہوئے اردو کے ایک مشہور صحافی شمیم طارق (ممبئی) تحریر فرماتے ہیں:

''اللہ نے اقبال بلند کیا تھا۔ اس لئے وقت کے ساتھ ساتھ وہ ملت و جماعت کی بھی ضرورت بنتے گئے۔ علماء کے گروہ میں معاملہ فہمی کے ساتھ انگریزی دانی کے سبب وہ ممتاز تھے۔ اس لئے جب کبھی جماعت و مسلک کی ترجمانی کی ضروروت پیش آتی تو لوگوں کی نظر انتخاب آپ ہی پر پڑتی۔ اللہ رب العزت نے آپ کو غیر معمولی قائدانہ صلاحیت عطا کی تھی اس کے سبب اس ذمہ داری کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیتے۔ بعض اوقات وہ اتنی جرأت کا مظاہرہ کرتے کہ دل سے آواز آتی کہ تائید غیبی کے بغیر یہ جرأت نہیں ہوسکتی''۔

تقویٰ و پرہیز گاری

شہید راہ مدینہ حضرت انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کو تقویٰ و پرہیز گاری، عبادت اور تسبیح و صلوٰۃ کے ساتھ ترک لذات اور ترک نفسانیات پر کامل غلبہ بھی حاصل تھا۔ صادق القول بے ریا بے نفس، صابر و شاکر، تسلیم و رضا کے پیکر، حق گو و حق پسند، سخی، مہمان نواز، درویش صفت تھے۔ شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں دلوں پر حکمرانی کرتے تھے۔ ان کا روشن و تابناک چہرہ گواہی دیتا کہ یہ اپنے اسلاف کے روشن ماضی کی بیش بہا اور منور کڑی ہیں۔ اس لئے مثنیٰ میاں اسم بامسمیٰ انوار المشائخ ہیں۔

حضور مثنیٰ میاں بانی مدارس کثیرہ

شہید راہ مدینہ حضرت انوار اشرف مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ صرف گفتار کے غازی نہیں تھے بلکہ کردار کے بھی غازی تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی روشنی پھیلانے اور نونہالان قوم و ملت کو دینی وعصری تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ممبئ واتر پردیش و گجرات میں متعدد مدارس وادارے قائم فرمائے اور ان کے عمدہ نظم ونسق وتعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ فرمایا۔آپ ان مدارس کے طلبہ کی صلاحیت اور شخصیت کو ابھارنا چاہتے تھے تاکہ وہ بھی خدا اعتمادی وخود اعتمادی کے ساتھ قوم وملت کی بہتر خدمت اور اس کی ہمہ جہت قیادت کرسکیں۔

مدرسوں اور اداروں کے نام

(۱) دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا، تھانہ (مہاراشٹرا)

(۲) مدرسہ کنیزان فاطمہ زہرا، امرت نگر، ممبرا، تھانہ (مہاراشٹرا)

(۳) جامعہ قادریہ اشرفیہ چھوٹا سوناپو، رممبئ۔

(۴) مدرسہ قادریہ اشرفیہ بسکھاری شریف، ضلع امبیڈکرنگر (یوپی)

(۵) جامعہ اشرفیہ مظہر العلوم دھانے پور، ضلع گونڈہ (یوپی)

(۶) دارالعلوم مخدوم سمنانی گورکھپور (یوپی)

(۷) مدرسہ معینیہ اشرفیہ کوسہ، ممبرا، تھانہ (مہاراشٹرا)

(۸) دارالعلوم قادریہ اشرفیہ دمن (گجرات)

(۹) حضرت مخدوم سمنانی اکیڈمی ممبئ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہر آبادی، ہر محلّہ اور ہر کالونی میں کوئی نہ کوئی مدرسہ ومکتب ضرور ہونا چاہیئے۔ یہ وقت کی ضرورت اور حالات کا تقاضہ ہے۔جس کی طرف مسلمانوں کو خصوصی دھیان دینا ضروری ہے۔گویا آپ کا پیغام تھا:

جہاں میں جہاں بھی جگہ پائے مدرسہ بناتے چلا جائے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش وکوشش تھی کہ مدارس کے طلبہ اسلامی وعصری علوم کی تعلیم کے ساتھ عربی زبان میں لکھنے اور بولنے کی اچھی صلاحیت کے حامل ہوں۔اسی مقصد سے اپنے صاحبزادے مولانا معین الدین اشرفی الجیلانی کو جامعہ ازہر مصر بھیجنا چاہتے تھے مگر آپ کی اچانک رحلت کی وجہ سے یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔میرا وجدان کہتا ہے کہ شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی بھی وہی قلبی خواہش وآرزو رہی ہوگی جس کا اظہار محدث اعظم ہند مولانا سید محمد محدث اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں کیا ہے:

موت آئے تو در پاک نبی ﷺ پر سید
ورنہ تھوڑی سی زمیں ہو شہ سمناں کے قریب

آپ کی خوش بختی تھی کہ موت آئی تو شہادت کے ساتھ اور وہ بھی رسول اکرم ﷺ کے جوار رحمت میں، جو ایک مرد مومن کے لئے معراج سے کم نہیں۔

حضور مثنیٰ میاں کا عشق رسول ﷺ

حضور مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کو آقائے کریم ﷺ سے ایسا زبردست عشق تھا جو اپنی مثال آپ تھا۔ زبان جس کے اظہار بیان سے قاصر ہے۔ قلم میں ایسی جولانیت نہیں جس سے الفاظ کا جامہ پہنا سکوں۔ نہ ہی ایسے الفاظ ہیں کہ جن سے ان کے عشق کی تعریف کرسکوں۔ بس اتنا کہہ سکتی ہوں کہ آپ ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آپ کو درود تاج شریف بہت پسند تھا، آپ اکثر اس کا ورد کرتے رہتے تھے۔ جب مدینہ منورہ جاتے تو گنبد خضریٰ کے پیارے سے گنبد کو دیکھ کر آپ درود شریف پڑھتے تھے۔ اور بھی کئی ایسے وظائف ہیں کہ جن کو آپ اپنے معمولات زندگی میں شامل رکھتے تھے۔

آپ ہمیشہ آقا ﷺ کی یادوں میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور حبیب خدا ﷺ کو راضی کرنے کے لئے آپ بکثرت درود پاک کا ورد کرتے۔ نمازوں کی پابندی فرماتے یہاں تک کہ تہجد کو بھی ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو کمر بستہ رکھتے۔۔ آپ ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذات پر توکل کرتے۔ کسی اچھے کام کی ابتداء بسم اللہ اور درود شریف سے فرماتے۔ غریبوں اور یتیموں کی چارہ جوئی کرتے۔ خاص طور علماء وائمہ کی آپ خوب عزت کرتے اور حتی الامکان ان کی پریشانیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے۔ جہاں کہیں بھی کوئی آپ کو جلسے جلوس کے لئے دعوت دیتا تو آپ بخوشی اسے قبول فرماتے اور اس میں شرکت بھی فرماتے۔ ایسے ہی ایک مرتبہ آپ بوریولی کسی جلسے میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفیض فرمایا جلسہ ختم ہونے کے بعد آپ پاس میں وہیں ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ مسجد کے ایک گوشہ میں امام صاحب کا کمرہ بنا ہوا تھا جو اپنی تنگ دامانی کا آپ سے شکوہ کررہا تھا۔ حجرہ کی تنگی کو دیکھ کر آپ کو رونا آ گیا۔ فرمایا جو قوم کا امام ہے اس کے رہنے کے لئے اتنا تنگ کمرہ! آپ نے کمرہ کی توسیع کے لئے فوراً پیسہ نکال کردے دیا۔ آپ کی یہ ادا دیکھ کر جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے پیسے جمع کئے اور امام صاحب کو دے دیئے۔ وہ کمرہ حضرت کی بدولت بڑا بن گیا۔ آج بھی وہ امام صاحب جب حضور مثنیٰ میاں کو یاد کرتے ہیں تو

آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ کیوں کہ انھوں نے آج تک ایسی عظیم الشان پیکر ایثار شخصیت دیکھی نہیں تھی۔ عالموں اور اماموں کے لئے آپ کا دل اتنا کشادہ اور ہمدردی سے بھرا ہوا تھا تو پھر ذرا سوچئے کہ جس ذات گرامی وقا ﷺ کے یہ غلام ہیں اور جن کے نسب پاک سے تعلق بھی رکھتے ہیں ان کے لئے آپ کے دل میں کس قدر سوزش عشق ہوگی۔

شہر رسول ﷺ میں ایک عاشق صادق کی موت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول ﷺ کے شہر مقدس میں موت نصیب فرما۔ شہر رسول ﷺ میں موت ایمانی سعادت ہے، جسے حاصل کرنے کی خود رسول کونین ﷺ نے ترغیب دی ہے:

''تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، جو مسلمان مدینہ میں مرے گا اس کا میں شفیع اور گواہ بنوں گا''

چنانچہ ہوا یہ کہ شہید راہ مدینہ انوار المشائخ حضرت سید انوار اشرف عرف مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے ۱۱ر نومبر ۲۰۰۳ء بروز منگل مدینہ طیبہ کے قریب ایک کار حادثہ میں شہید ہو گئے۔ آپ کے دونوں شہزادے آپ کے ساتھ تھے۔ راستے میں ایک بڑی ٹریلر آئی اور اس سے کار کو دھکا لگا، آپ کار میں آگے کی طرف بیٹھے ہوئے تھے، دھکا لگنے کی وجہ سے آپ کو گاڑی کی بھی ٹکر لگی، مگر چوٹ ہلکی ہی لگی، حیرت ہے کہ اتنا شدید ٹکراؤ اور اتنی ہلکی چوٹ۔ بہر کیف آپ کے دونوں صاحبزادے فوراً انہیں اسپتال لے کر بھاگے، مگر مرضی مولیٰ کچھ اور تھی، ایک عاشق صادق کو کوئے یار میں لیٹنا ہی نصیب تھا، انہیں اسپتال لے کر پہونچے ادھر عاشق صادق نے شہر آرزو میں موت کی آرزو کو قبول ہوتے دیکھ کر حالت احرام میں جان، جان آفریں کے حوالہ کر دیا۔

آپ جانتے تھے کہ اسی مبارک سفر میں ہی میری دیرینہ آرزو شہر آرزو میں پوری ہو جائے گی جس کا اظہار بھی آپ نے فرمایا:

''دوران سفر آپ نے ایک بار اپنی زوجہ محترمہ کو فون کیا اور مدارس کے حالات معلوم کرنے لگے

خاص طور پر مدرسہ کنیزان فاطمہ کے بارے پوچھنے لگے، جو اس وقت زیر تعمیر تھا اور آپ کی یہ شدید خواہش بھی تھی کہ دختران ملت اسلامیہ کے لئے کوئی معیاری ادارہ قائم کیا جائے، آپ کی یہ دیرینہ آرزو بھی اس وقت تکمیل کے مراحل سے گذر رہی تھی، آپ کی شریک حیات نے عرض کیا آیئے آکر اپنا پیارا چمن جو دختران ملت کے لئے وقف ہے، دیکھ جایئے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں یہیں مدینہ پاک سے دیکھتا رہوں گا''

شریک حیات سے آپ کی یہ آخری گفتگو تھی مگر کوئی کیا سمجھتا؟ آپ کے جسم مبارک کو اسپتال کے ایک کمرہ میں برف پر لٹایا گیا تھا۔ آپ کے جسم مبارک سے خوشبو نکل رہی تھی جس سے پورا کمرہ معطر ہو گیا تھا۔ آپ کا چہرۂ انور گلاب کی طرح کھل رہا تھا۔ پتلی سی لکیر سر مبارک پر بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔ آپ کے دونوں صاحبزادوں نے ممبئی میں اطلاع دیا۔ اطلاع پاتے ہی لوگوں کے ہوش اڑ گئے، ایسا لگ رہا تھا کہ لوگوں کے سروں پر بجلی گر گئی ہو۔ جب کچھ ہوش سنبھلا تو جن کے پاس پاسپورٹ تھا وہ مدینہ کے لئے فوراً روانہ ہو گئے۔

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کو جنت البقیع شریف میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں حضور مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین عمل میں آئی۔ اس موقع پر پاکستان کے مشہور و معروف نعت خواں الحاج اویس رضا قادری، الحاج محمد سعید نوری، محمد سہیل رضوی، محمد توفیق رضوی بھی موجود تھے۔ دیار رسول ﷺ میں شہادت اور جنت البقیع مدینہ طیبہ میں تدفین کی سعادت یقیناً مژدۂ شفاعت و نجات ہے:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند   سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

بقیۃ السلف نمونۂ خلف بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ اعظمی مدظلہ العالی اس عظیم شرف و سعادت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''جنازہ کے ساتھ ہزاروں عربی عجمی مصری افریقی یمنی ہندوستانی پاکستانی مختلف قوموں اور رنگوں کا جلوس تھا۔ اگلی صف میں مولوی محمد سعید نوری مہتمم رضا اکیڈمی ممبئی، اور ان کے برادر خورد، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا قصیدۂ درود ''کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود'' بے خودی کے عالم میں پڑھ رہے تھے''۔

مولانا شکیب ارسلان جو اس جنازہ میں شریک تھے، کہتے ہیں:

''پورے ماحول پر ایسی وارفتگی کا عالم تھا کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی جنازہ میں ایسا منظر نہیں دیکھا، اور ''یا رسول اللہ ﷺ تیرے در کی فضاؤں کو سلام'' یہ سلام بھی پڑھا جا رہا تھا۔ وہ وقت مغرب تھا یعنی شب جمعہ لگ چکی تھی۔ آپ کو شہید راہ مدینہ کے لقب سے نوازا گیا''

اتنا عظیم مرتبہ آپ کو عشق رسول ﷺ کے صدقے میں ملا۔ آپ ہمیشہ درود پاک کا ورد جاری رکھتے تھے اور آقا ﷺ کی یادوں میں مست رہا کرتے تھے۔ آپ کو مدینہ منورہ بہت پسند تھا یہی وجہ ہے کہ جب آپ کا کوئی دانت ٹوٹ جاتا تو اسے کہیں پھینکتے نہیں بلکہ اسے سنبھال کر رکھتے جب مدینہ منورہ تشریف لے جاتے تو اپنے دندان مبارک کو جنت البقیع میں دفن کرتے اور روحانی طور بہت خوشی محسوس کرتے۔ محسن کائنات ﷺ کو دیوانے کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ آپ کے جسم اطہر کی تدفین کے لئے اپنے دیار محبت جنت البقیع میں دو گز زمین عطا فرما دیا۔ پھر بعد دفن ایک یمنی بزرگ نے بڑی دیر تک عربی زبان میں ایک لمبی، پر تاثیر اور دل گیر دعا کی جس سے حاضرین پر رقت طاری ہو گئی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پاک ہے، جسے حاکم نے اپنی مستدرک (جلد ص ۳۶۷) پر نقل کیا ہے: (یعنی جس جگہ کی مٹی جس کے خمیر میں داخل ہوتی ہے، مرنے کے وقت دفن ہونے کے لئے وہ اسی سرزمین پر لایا جاتا ہے) اس سے یہ حقیقت روشن ہو گئی کہ شہید راہ مدینہ حضرت مُثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی وطن مدینہ شریف ہی تھا اور آپ کے خمیر پاک میں طیبہ کی مقدس مٹی تھی۔ اسلئے:

پہونچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا
انوار فضل و شرف کا ماہ منیر تھا

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے بعد محفل سجائی گئی اور اس میں عمدہ عمدہ نعتیں پڑھی گئیں۔ جس میں یہ اشعار بھی اہل محفل کے سامنے پڑھے گئے:

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو — سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو
گر وقت ازل سر تیری چوکھٹ پہ جھکا ہو — جتنی بھی قضاء ہو ایک ہی سجدے میں ادا ہو

جب یہ شعر پڑھا گیا تو لوگ آپ کی یاد میں زار و قطار رونے لگے۔

جس کو مصطفیٰ کے قدموں میں موت آئی ہے
زندگی درحقیقت اسی نے پائی ہے

شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے چند روز بعد ممبئی کے ایک جلسۂ عام میں آپ کے صاحبزادے سید معین الدین اشرف کی جانشینی کا علماء و مشائخ کرام نے اعلان کر دیا تھا۔ پھر صحن آستانۂ عالیہ حضرت مخدوم پاک سلطان سید جہانگیر اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ کچھوچھہ مقدسہ میں شہید راہ مدینہ حضرت مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کا جب عرس چہلم (بتاریخ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۳ء) ہوا تو مشائخ خانوادۂ اشرفیہ اور علمائے کرام نے قدیم روایتِ خانقاہ اشرفیہ کے مطابق مولانا سید معین الدین اشرف صاحب کو آپ کی جانشینی کا خرقہ پہنایا۔

اپنی خاندانی روایت برقرار رکھتے ہوئے حضرت مولانا سید معین الدین اشرفی الجیلانی اپنے والد ماجد شہد راہ مدینہ حضرت سید مثنیٰ میاں رحمۃ اللہ علیہ کی روش پر گامزن ہیں۔ آپ کی روحانی وراثت کو سنبھالے ہوئے آپ کا نام روشن کر رہے ہیں۔ آپ کے قائم کردہ مدارس اور اداروں کی دیکھ ریکھ پوری دلچسپی اور ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔ اور شب و روز ان کے فروغ اور ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

بجا طور پر ہمیں توقع ہے کہ حضرت سید معین الدین اشرف اور ان کے برادران گرامی اپنے والد ماجد کے قائم کردہ اداروں کا صرف تحفظ ہی نہیں کریں گے بلکہ ان کے معیار میں بہتری و بلندی کی تدبیر اور ان کی تعداد میں اضافہ بھی کریں گے۔ اور باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کر کے اپنے لئے ذخیرۂ آخرت اور اپنے والد ماجد کے لئے روحانی تسکین کا سامان کریں گے۔

ہم عظمت سرکار کا اظہار کریں گے
یوں سازش گستاخ کو مسمار کریں گے
ہم ذکر نبی کا گل گلزار سجا کر
ہم ذرۂ عالم کو ضیاء بار کریں گے
خود روح پلٹ آئے گی خوشیوں سے بدن میں
جب قبر میں محبوب کا دیدار کریں گے
جب حشر میں پھیلیں گی شفاعت کی ضیائیں
سب ان کے کمالات کا اقرار کریں گے
پھٹ جائے گا ظلمت کا جگر چشم زدن میں
تربت میں جب بارش انوار کریں گے
ہونٹوں پہ درودوں کا گلستاں لئے نازیہ
ہم زیست کے لمحات کو ضوبار کریں گے